شراب سے علاج

کی شرعی حیثیت

www.KitaboSunnat.com

تالیف وپیشکش : الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ
ترجمان سپریم کورٹ الخبر (سعودی عرب)

ترتیب وتبییض : غلام مصطفیٰ فاروق

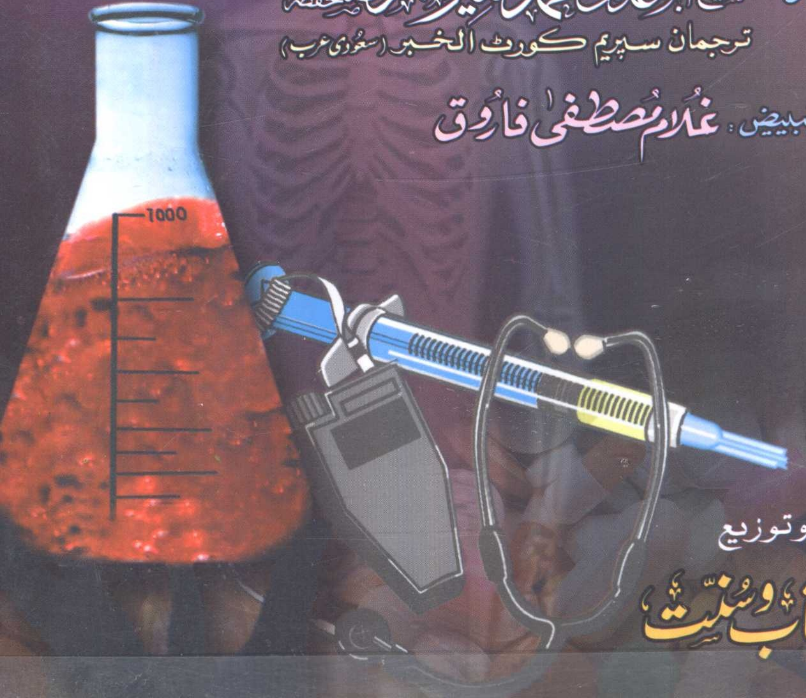

نشر وتوزیع
مکتبہ کتاب وسُنّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج

کی شرعی حیثیت

تالیف و پیشکش

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ ۔ الخبر

وداعیہ متعاون مراکز الدعوہ والارشاد

الدمام (سعودی عرب)

ترتیب و تبییض

غلام مصطفیٰ فاروق

ملنے کا پتہ

مکتبہ کتاب و سنت

ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ، سیالکوٹ (پاکستان)

0300-6439897

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــــ شراب سے علاج
تالیف و پیشکش ــــــــــ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ
ترتیب و تبییض ــــــــــ غلام مصطفیٰ فاروق
طبع اول ــــــــــ جنوری 2004

پاکستان میں ملنے کے پتے

لاہور مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ 7237184
اسلامی اکیڈمی 17 اردو بازار 7357587
مکتبہ قدوسیہ اردو بازار 7351524
کتاب سرائے فرسٹ فلور الحمد مارکیٹ اردو بازار 7320318
مکتبہ اصحاب الحدیث مچھلی منڈی اردو بازار 7321823
گوجرانوالہ مدینہ کتاب گھر اردو بازار 219791 ☆ والی کتاب گھر اردو بازار
ملتان فاروق کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ 541809
اسلام آباد دارالعلم 699 آبپارہ مارکیٹ
راولپنڈی تنظیم الدعوہ الی القرآن والسنہ، گوالمنڈی
سیالکوٹ الفرقان اسلامک بک سنٹر بانو بازار ☆ گلزار بک ڈپو اردو بازار
ڈسکہ شمس الھدیٰ کیسٹ ھاؤس وڈالہ روڈ نزد کچہری چوک
دار الحسنیٰ، العصر پرنٹرز سمبڑیال روڈ ڈسکہ
کراچی مکتبہ اھلحدیث ٹرسٹ کوٹ روڈ، کراچی
مکتبہ ابو بیہ محمدی مسجد، محمد بن قاسم روڈ

ہندوستان میں ملنے کے پتے

- تو حید پبلی کیشنز ایس۔ آر۔ کے گارڈن بنگلور 6650618
- چار مینار بک سنٹر چار مینار روڈ شیواجی نگر بنگلور 560051 ☢ میسور 492129

Contact:E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com

کمپوزنگ: حافظ عابد الٰہی۔ مدرس جامعہ شمس الھدیٰ ڈسکہ 0300-6456033

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرض مولف 7
- **شراب نجس یا طاہر؟** 10
  - جمہور کے دلائل 10
  - اعتراض 12
  - جواب 12
  - آثار صحابہؓ سے 13
- آئمہ وعلماء کے اقوال 16
  - امام ابن العربی 18
  - شراب کے بارے میں دوسری رائے 19
  - دوسری دلیل 20
  - جوابات 21
  - خلاصہ کلام 24
- **شراب سے علاج کے حرام ہونے کے دلائل** 26
  - پہلی دلیل 26
  - دوسری دلیل 26
  - تیسری دلیل 28
  - چوتھی دلیل 30
  - پانچویں دلیل 31
- **شراب سے علاج کی حرمت اور شارحین حدیث** 32
  - ۱۔ فتح الباری لابن حجر 32

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ شرح مسلم للنووی 33
۳۔ معالم السنن للخطابی 33
۴۔ عارضۃ الاحوذی لابن العربی 34
۵۔ نیل الاوطار للشوکانی 35
٦۔ سبل السلام للامیر الصنعانی 35
شراب سے علاج کی حرمت اور کبار محققین 37
۱۔ علامہ ابن حجر ہیثمی 37
۲۔ حافظ عبداللہ محدث روپڑی 37
۳۔ علامہ ابن قیم 37
شراب سے علاج کی حرمت اور عقلی دلائل 38
اولاً 38
ثانیاً 40
ثالثاً 40
رابعاً 41
قائلین جواز کے دلائل اور ان کا تجزیہ 42
شافعیہ 42
امام خطابی 44
قائلین جواز کی پہلی دلیل اور اس کا تجزیہ 45
پہلی دلیل 45
جواب 45
پہلی بات 45
دوسری بات 45

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری بات 46

• شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ 47

پہلی وجہ 47

دوسری وجہ 47

تیسری وجہ 47

• علاج یا ترک علاج میں سے افضل کیا ہے؟ 48

• پہلی دلیل 48

• دوسری دلیل 48

• تیسری دلیل 49

• چوتھی دلیل 49

• قائلین جواز کی دوسری دلیل اور اس کا تجزیہ 52

• دوسری دلیل 52

جواب 52

• امام خطابیؒ 53

• شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ 54

• امام شوکانیؒ 56

خلاصہ کلام 56

• شراب سے علاج کی سزا 57

• عبرت آموز حکایت 57

• حضرت جعفر صادق کے اقوال 58

• مصادر و مراجع 60

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان باری تعالیٰ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ
فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو!
یہ شراب اور جوا، اور یہ آستانے اور پانسے
یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں
ان سے اجتناب کرو امید ہے کہ تمہیں
فلاح نصیب ہوگی۔

○

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ
قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ
وَاِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا

(اے نبی) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟
ان سے کہہ دیں کہ ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی (وگناہ) ہے
اگر چہ ان میں لوگوں کے لئے بعض منافع بھی ہیں
مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عرضِ مؤلف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْدُ !

قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

شرابِ خانہ خراب کے حرام ہونے میں تو کسی مسلمان کو کوئی شک نہیں کیونکہ یہ بات قرآن کریم، حدیث شریف اور آثار مبارکہ کے بعد تمام علماء وفقہاء امت میں متفق علیہ ہے البتہ اس کے نجس وطاہر ہونے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ اسی طرح بعض علماء نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے کہ آیا التداوی بالخمر (شراب سے علاج) جائز ہے یا ناروا؟

زیرِ نظر رسالہ میں اسی موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے اور ان دونوں مسائل میں جانبین کے دلائل ذکر کر کے غیر جانبداری کے ساتھ بے لاگ بحث وتبصرہ کر کے وضاحت کی گئی اور نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

یہ موضوع دراصل ہم نے ایک عرصہ پہلے متحدہ عرب امارات کے ام القیوین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریڈیو سٹیشن سے نشر ہونے والے اردو پروگرام میں روزانہ کی تقاریر میں پیش کیا تھا جسے ہمارے فاضل عزیز مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (خطیب جامع مسجد توحید ڈسکہ اور مدیر مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، ضلع سیالکوٹ) نے کتابی شکل میں مرتب کردیا۔ یہ موضوع پہلے ہماری کتاب ''شراب اور دیگر منشیات'' کے ضمن میں چھپ چکا ہے اور اب اسے الگ سے شائع کیا جارہا ہے۔ فجزاه الله خيراً

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ فاضل عزیز اور دیگر جن احباب نے اس کی طباعت و اشاعت کے مختلف مراحل میں جو بھی تعاون کیا ہے وہ اسے قبول فرمائے سب کو جزائے دارین سے نوازے، ہمارے لئے بھی اس کو دنیا وآخرت کی حسنات کا ذریعہ بنائے اور قارئین کے لئے استفادہ ہو۔ آمین

ابو سلمان محمد منير قمر نواب الدين

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر و داعيه متعاون

مراكز دعوة و ارشاد، الدمام، الخبر، الظهران

سعودی عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن وسنت، اجماع امت، عہد جاہلیت کے عقلاء، عام دانشوروں، ماہرین طب، حکماء اور ڈاکٹروں کے بورڈز کی رپورٹس وغیرہ کے ذریعے یہ تو ثابت ہو چکا ہے کہ شراب حرام ہے اور اس میں روحانی اور مادی اور مالی وجسمانی ہر قسم کے مضرات و نقصانات پائے جاتے ہیں۔ انہی امور کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ جو چیز صرف حرام ہی نہیں بلکہ ضرر رساں بھی ہے اس کو بطور دوا استعمال کرنا بھی ناجائز وحرام ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

اور اصولاً اس کے لئے مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن اس مسئلہ میں چونکہ اضطرار و مجبوری کی بعض شکلیں بھی پائی جاتیں ہیں اور اہمال ولاپروائی کا مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے لہٰذا اس موضوع کو بھی قدرے تفصیل سے آپ کے سامنے رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں مذکورہ موضوع کی تین شقیں بنتی ہیں

1. جن میں سے پہلی شق ہے ''شراب کے حرام ہونے کے دلائل'' اس شق کی خاطر خواہ تفصیل ہم اپنی اس موضوع سے متعلقہ کتاب ''شراب اور دیگر منشیات'' (۱) میں بیان کر چکے ہیں۔
2. دوسری شق یہ ہے کہ شراب نجس ہے یا طاہر یعنی پاک؟
3. اس موضوع کی تیسری شق یہ ہے کہ آیا کسی حرام ونجس چیز سے علاج کرنا یا کسی حرام ونجس چیز کو بطور علاج استعمال کرنا بھی جائز ہے یا حرام؟

یہاں ہم ان دو کے بارے میں دلائل اور پھر جانبین کے دلائل کا تجزیہ پیش کر رہے ہیں۔

(۱) یہ کتاب بھی مکتبہ کتاب وسنت کی طرف سے شائع ہو چکی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب نجس یا طاہر؟

اس موضوع (دوسری شق) کے بارے میں علماء کی آراء کچھ مختلف ہیں۔ جمہور اہل علم کا قول تو یہ ہے کہ شراب نجس و ناپاک چیز ہے۔ چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن کے حصہ چھ میں سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ کی تفسیر کے دوران لکھتے ہیں:

> ''شراب کے حرام قرار دیے جانے، شریعت کے اسے خبیث قرار دینے اور اس پر ''رجس'' کا اطلاق کرنے اور اس سے اجتناب کا حکم دینے سے جمہور اہل علم نے یہ سمجھا ہے کہ شراب نجس و ناپاک ہے۔''(۲)

اور شراب کی نجاست و ناپاکی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ:

جمہور کے دلائل:

صحیح بخاری کے تین مقامات پر صحیح مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

> انا بارضِ قومٍ اهل كتاب افنأكل فِيْ آنيتهِمْ
>
> ''ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی سکتے ہیں؟''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

> اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلاَ تَأْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوْا فِيْهَا(۳)

(۲) تفسیر قرطبی ۲۸۸/۶/۳ طبع مصر

(۳) منتقی الاخبار للمجد ابن تیمیہ رحمہ اللہ مع النیل ۷۱/۱/۱، موقف الاسلام من الخمر۔ ڈاکٹر صالح المنصور، ص ۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جن اہل کتاب کا تم نے ذکر کیا ہے اگر تمہیں دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اگر دوسرے برتن میسر نہ ہوں تو انہیں دھولو اور پھر انہیں میں کھاؤ۔''

جب کہ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم اور مسند احمد میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ!

اِنَّ اَرْضَنـا اَرْضَ اَهْـلِ كِتَابٍ وَ اِنَّهُمْ يَاْكُلُوْنَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِاٰنِيَتِهِمْ وَ قُدُوْرِهِمْ ؟

''ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہ خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں۔ میں ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کا کیا کروں؟''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا وَ اَطْبَخُوْا فِيْهَا وَ اشْرَبُوْا (۴)

''اگر تمہیں دوسرے برتن نہ ملیں تو پھر انہی کے برتن دھو کر ان میں کھانا پکاؤ اور کھاؤ پیو۔''

امام خطابی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے علامہ شمس الحق عظیم آبادی عون المعبود شرح ابی داؤد میں لکھتے ہیں کہ:

"رحض کا معنی ہے دھونا اور چونکہ مشرکین کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں لہذا انہیں دھو کر پاک صاف کیے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں۔'' (۵)

جب کہ ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ!

اِنَّـا اَهْـلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى وَ الْمَجُوْسِ وَ لَا نَجِدُ

(۴) حوالہ جات سابقہ

(۵) عون المعبود، شرح ابو داؤد علامہ شمس الحق عظیم آبادی، ۳/۷۲۸،
موقف الاسلام من الخمر، ص ۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ آنِيَتِهِمْ ؟

''ہم سفر میں رہنے والے لوگ ہیں اور یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں (آتش پرست) کے علاقوں سے ہمارا گزر ہوتا ہے ہمارے پاس ان کے برتنوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا (لہٰذا ہم کیا کریں)

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا الْمَاءَ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَ اشْرَبُوْا (٦)

''اگر تمہیں دوسرے برتن نہ ملیں تو تم انہیں پانی سے دھولو اور ان میں کھا پی لو۔''

ان احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے لوگوں کو ان برتنوں کے دھونے کا حکم فرمایا جن میں وہ خنزیر کا گوشت اور شراب پیتے تھے۔ تو آپ ﷺ کا یہ حکم اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شراب نجس و ناپاک ہے۔

اعتراض: یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ یہ مذکورہ واقعہ پر مبنی حدیث شراب کے نجس ہونے پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے برتنوں کو دھونے کا حکم محض اس لئے دیا ہو کہ وہ لوگ اپنے برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے تھے۔

جواب: اہل علم نے اس اعتراض کا جواب بڑی تفصیل سے دیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک شراب کا نجس ہونا معروف تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے ان برتنوں کے استعمال کرنے سے پس و پیش کیا۔ جن میں وہ خنزیر کا گوشت

(٦) العون، ایضاً، و موقف الاسلام، ص ٥٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکاتے اور شراب پیتے تھے۔ یہ دونوں چیزیں ہی ناپاک ہیں اور نبی اکرم ﷺ نے بھی ان دونوں چیزوں کی وجہ سے ان برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا اور ساتھ ہی فرما دیا کہ اگر ان کے برتنوں کے سوا کوئی چارہ ہی نہ ہو تو پھر انہیں اچھی طرح دھولیں تاکہ نجاست زائل ہو جائے۔

اور جب صحابی کا سوال دونوں چیزوں کے بارے میں تھا تو نبی اکرم ﷺ کا جواب بھی ان دونوں ہی کے بارے میں تھا اور اگر آپ ﷺ کے اس جواب کو صرف خنزیر کے بارے میں شمار کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے تبلیغ و بیان کا نعوذ باللہ پورا حق ادا نہ کیا اور کسی ضرورت کے موقع پر اس کا حکم واضح نہ کرنا نبی مرسل ﷺ سے ناممکن ہے۔ اور نہ آپ ﷺ کے حق میں روا۔ اور دو چیزوں کے بارے میں سوال کے جواب کو صرف ایک کے لئے شمار کرنا محض سینہ زوری اور اللہ و رسول کی طرف قول بلا علم منسوب کرنا ہے۔

آثار صحابہ سے:

اس جواب کے صحیح ہونے کی تائید بعض آثار صحابہ سے بھی ہوتی ہے۔

(1) چنانچہ "تاریخ کبیر" ابن عساکر میں ابو عثمان اور ربیع اور ابو دجانہ رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ظَاهِرَ الْخَمْرِ وَ بَاطِنَهَا وَ حَرَّمَ مَسَّ الْخَمْرِ كَمَا حَرَّمَ شُرْبَهَا فَلَا تَمُسُّوْهَا اَجْسَادَكُمْ فَاِنَّهَا رِجْسٌ

"اللہ نے شراب کا ظاہر و باطن حرام کیا ہے۔ اور شراب جس طرح پینا حرام کیا ایسے ہی اس کا چھونا بھی حرام کیا ہے۔ اسے اپنے جسموں سے مت لگنے دو کیونکہ یہ نجس ہے۔"

ابن جریر نے سیف بن عمر کے طریق سے ابو مجالد سے روایت بیان کی ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مذکورہ روایت کے مفہوم کے علاوہ یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ شراب کا ظاہر و باطن اللہ نے اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح گناہ کا ظاہر و باطن حرام کیا ہے۔لہٰذا شراب کو جسموں سے نہ چھونے دو کیونکہ یہ نجس و ناپاک ہے۔مزید لکھا کہ

فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَلاَ تَعُوْدُوْا

''اگر پہلے کبھی تم سے اسے چھونے کا فعل سرزد ہوا ہے تو آئندہ نہ ہو۔''

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہم نے اسے مار کر دھونے کی چیز بنالیا ہے جس سے وہ شراب رہا ہی نہیں، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تب بھی نجس ہی قرار دیتے ہوئے اور اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

اِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ آلَ الْمُغِیْرَةِ قَدْ اُبْتُلُوْا بِالْجَفَاءِ فَلاَ اَمَاتَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ (۷)

''میرا خیال ہے کہ آل مغیرہ (یعنی خاندان خالد رضی اللہ عنہ) جفا، میں مبتلا ہو گئے ہیں مگر خبردار تمہیں اسی حالت میں اللہ موت نہ دے (یعنی اپنا نظریہ بدل لو)''

اندازہ فرمائیں کہ یہ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ کا ارشاد ہے کہ جس کے دل و زبان پر اللہ نے حق جاری فرمایا ہوا تھا انہوں نے صراحت فرمادی ہے کہ شراب نجس و ناپاک یعنی پلید ہے اور صحابہ کرام ﷺ میں سے ان کا اس معاملہ میں کوئی مخالف بھی نہیں تھا اس طرح گویا اس شراب کے نجس و پلید ہونے پر اجماع صحابہ ہے۔

اور جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنا شبہ پیش کیا کہ ہم بعض دوسری

(۷) تاریخ ابن عساکر ۵/۱۰۷، طبع روضة الشام ۱۳۳۲ھ،موقف الاسلام من الخمر، ص ۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں میں انتہائی معمولی مقدار میں شراب ملا کر اسے جسم پر ملنے کا طلاء وغیرہ بناتے ہیں جس سے نہ وہ نشہ دیتا ہے اور نہ ہی شراب رہتا ہے، تو ان کے اس شبہ کو انہوں نے جفا قرار دیا تو وہ بھی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے قائل و فاعل ہو گئے۔

② آثار صحابہ میں دوسرا اثر مستدرک حاکم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اہل شام کی بعض عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں تو ان میں سے ایک عورت نے کہا میں اپنی بیٹیوں کو کنگھا کرتے وقت تیل کے طور پر شراب لگا دیتی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ ''کون سی شراب؟'' اس عورت نے جواب دیا ''خمر''۔

تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

اَفَكُنْتِ طَيِّبَةَ النَّفْسِ اَنْ تَمْتَشِطِيْ بِدَمِ خِنْزِيْرٍ؟

''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ بالوں کو خنزیر کا خون لگا کر کنگھی کرو۔''

اس عورت نے کہا: ''نہیں!''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ (۸)

''یہ شراب بھی خنزیر کے خون کی طرح ہی ناپاک ہے۔''

---

(۸) صححه الحاكم و وافقه الذهبي بحواله الدلائل الواضحات للتويجري، ص ١٤٥-٤٦
او موقف الاسلام من الخمر، ص ٤٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ و علماء کے اقوال

شراب کے نجس و ناپاک ہونے کے بارے میں حدیث شریف اور آثار صحابہ کے بعد اب آیئے دیکھیں کہ ائمہ کرام اور علماء دین اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

چنانچہ ابن مصلح نے "الفروع" میں لکھا ہے:

"امام مالک و شافعی اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ تینوں کے نزدیک بالاتفاق شراب نجس و ناپاک ہے۔ جبکہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ اور ایسے ہی کئی دیگر محققین نے اسی رائے کو صحیح قرار دیا ہے۔" (۹)

حنابلہ بھی اسے نجس و ناپاک ہی کہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"علماء کے صحیح تر اقوال کے مطابق حشیش بھی شراب کی طرح ناپاک ہے۔ گویا شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے تو حشیش پاخانے کی طرح نجس ہے۔" (۱۰)

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر "اضواء البیان" میں سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ کے تحت لکھا ہے کہ:

"اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب نجس عین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے "رجس" کہا ہے اور عربی کلام میں ہر پلید و ناپاک چیز جس سے نفس انسانی کراہت کرے اسے "رجس" کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "رجس" کا اصل "رکس" ہے اور "رکس" پاخانہ و بدبو کو کہا جاتا ہے۔"

بعض علماء نے ایک آیت کے مفہوم مخالف سے بھی شراب کے ناپاک ہونے کی

(۹) موقف الاسلام من الخمر، ص ۵۵

(۱۰) مجموع الفتاوی طبع مصر، ۲۵۷/٤ و الموقف ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل لی ہے۔ چنانچہ سورہ دہر میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دی جانیوالی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا

''ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب مہیا کرے گا، پلائے گا۔''(۱۱)

جنت میں دی جانے والی شراب کے پاک ہونے کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ دنیا کی شراب ناپاک ہے۔

اور وہ مزید لکھتے ہیں:

''کہ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دی جانے والی شراب کی تعریف میں جن جن اوصاف کا ذکر فرمایا ہے وہ اس دنیوی شراب میں معدوم و غائب ہیں بلکہ اس میں اس کے برعکس اوصاف پائے جاتے ہیں۔''......مثلاً

سورہ الصّٰفّٰت میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ﴾

''نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔''(۱۲)

سورہ واقعہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزَفُوْنَ﴾

''اسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔''(۱۳)

یہ تو اخروی شراب کے اوصاف ہیں جبکہ اس دنیوی شراب میں جسم و عقل کے لئے ضرور وفتور اور سر درد جیسے قبائح پائے جاتے ہیں۔(۱۴)

(۱۱) سورہ دہر آیت ۲۱ (۱۲) سورہ الصّٰفّٰت ۴۷ (۱۳)سورہ واقعہ : ۱۹

(۱۴) اضواء البیان فی ایضاح القرآن علامہ محمد امین الشنقیطی ۱۲۷/۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر جب اللہ تعالی نے اس سے اجتناب کا حکم فرمایا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے بہا دینے کا حکم دیا (تو یہ پاک کیسے ہو سکتی ہے) اگر اسے پاک قرار دیا جائے تو پھر اسے بہانے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ کسی دوسرے کام لایا جا سکتا تھا مگر ایسا کرنے میں دوہری نافرمانی ہے یعنی اجتناب نہ کرنے کی اور اسے نہ بہانے کی۔

امام ابن العربیؒ:

امام ابن العربی رحمہ اللہ نے بھی " احکام القرآن" میں اسے نجس و ناپاک قرار دیا ہے اور لکھا ہے:

"اسے حرام قرار دینے اور لوگوں کو اس سے پوری طرح روکنے کے لئے اس کا نجس ہونا ہی موزوں ہے تاکہ اللہ کے بندے اس سے نفرت کریں اس کے ناپاک ہونے کی وجہ سے اسے نہ چھوئیں اور اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہ پئیں اس کے نجس ہونے کا حکم بھی اس کے حرام ہونے کا موجب ہے۔"

قرآن وسنت، آثار صحابہ اور علماء کے اقوال کی رو سے جمہور کا قول ہی راجح قرار پاتا ہے جنہوں نے اسے نجس کہا ہے اور اسی میں احتیاط اور دین کی سلامتی بھی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے تو مشکوک امور سے بھی دور رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

جیسا کہ ترمذی، نسائی، ابن حبان، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

دَعْ مَا يُرِيْبُکَ اِلٰی مَا لَا يُرِيْبُکَ

"مشکوک اشیاء و امور کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اختیار کرو۔" (۱۵)

اور مسند احمد و دارمی میں حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

اَسْتَفْتِ قَلْبَکَ اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ

(۱۵) بحوالہ موقف الاسلام من الخمر، ص ۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَلْبُ وَ الْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ وَ تَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَ اِنْ اَفْتَاکَ النَّاسَ وَ اَفْتُوْکَ

''اپنے دل سے پوچھ لو نیکی وہ ہے جس پر انسان کا نفس اور دل مطمئن ہوں۔ اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل اور سینے میں کھٹکے۔ لوگ اگرچہ کوئی بھی فتوی دیتے رہیں۔'' (۱۶)

صحیح بخاری میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَ اِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَ بَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبْهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَ مَنْ وَقَعَ فِی الشُّبْهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ

''حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے مابین کچھ مشکوک و مشتبہ امور ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے جو شخص مشکوک اور مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور آبرو محفوظ کر لئے جو شخص مشتبہ امور میں واقع ہو گیا وہ گویا حرام امور میں واقع ہو گیا۔'' (۱۷)

یہاں تک تو جمہور اہل علم کے دلائل تھے جن کے نزدیک شراب حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہے اور دلائل کی قوت کے اعتبار سے یہی صحیح ترین مسلک ہے۔

شراب کے بارے میں دوسری رائے:

الجامع الاحکام القرآن میں امام قرطبی رحمہ اللہ، **احکام القرآن** میں امام ابن العربی اور دیگر علماء نے ذکر کیا ہے کہ ربیعہ، لیث بن سعد، مزنی صاحب شافعی اور بعض متاخرین علماء بغداد و قروی نے کہا ہے کہ شراب کا صرف پینا حرام ہے ویسے یہ نجس نہیں بلکہ طاہر ہے۔ (۱۸)

(۱۶) جامع العلوم و الحکم: ۲۱۹ و حسنہ ابن رجب (۱۷) بخاری و مسلم

(۱۸) قرطبی ۳/۶/۲۸۸، احکام القرآن ابن العربی ۲/۱/۶۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حیرت ہے کہ الشیخ محمد ناصر الدین البانی نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے۔(۱۹)

حضرت ربیعہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ جس طرح امام مالکؒ کے نزدیک ریشم کا استعمال حرام ہے جب کہ فی نفسہ وہ طاہر ہے ایسے ہی شراب بھی ہے کہ اس کا پینا تو حرام ہے مگر وہ فی نفسہ طاہر ہے۔(۲۰)

ربیعہ نے اس طرح شراب کو ریشم پر قیاس کیا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قیاس صحیح نہیں بلکہ اسے قیاس مع الفارق کہا جائے گا کیونکہ شراب اور ریشم میں کوئی خاص مناسبت ہی نہیں، کیونکہ ریشم کا استعمال تمام مسلمانوں کے لئے حرام نہیں بلکہ صرف مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتیں اسے استعمال کرسکتی ہیں جبکہ شراب کا معاملہ اس کے برعکس یوں ہے کہ یہ نہ مردوں کے لئے حلال ہے نہ عورتوں کے لئے حلال۔ بلکہ تمام مسلمانوں پر کلی طور پر حرام ہے لہٰذا شراب کو ریشم پر قیاس کرتے ہوئے طاہر قرار دینا درست نہیں۔

دوسری دلیل:

یہی دوسری رائے رکھنے والے حضرات میں سے سعید بن حداد قرویؒ کہتے ہیں:

> ''صحابہ کرامؓ نے شراب کی حرمت نازل ہونے کے بعد اسے گلیوں میں بہا دیا تھا جو کہ اس کے طاہر ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اگر یہ نجس ہوتی تو صحابہ کرامؓ اسے گلیوں میں نہ بہاتے بلکہ نبی اکرم ﷺ بھی اسے گلیوں میں بہانے سے منع فرما دیتے جیسا کہ آپ ﷺ نے چلتی راہوں پر قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے۔''(۲۱)

---

(۱۹) تمام المنة، علامہ البانی، ص ۵۵، طبع دار الراية، الرياض

(۲۰) احکام القرآن ۲/۶۵۱

(۲۱) قرطبی ۳/۶/۲۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابات:

اس دلیل یا شبہ کے امام قرطبی رحمہ اللہ، ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور اور دیگر علماء نے متعدد وجوہ سے جوابات دیئے ہیں (۲۲) مثلاً

① یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شراب کو مدینہ طیبہ کی گلیوں میں اس لئے بہا دیا کہ اس وقت تک فضلات یا نجاستوں کو بہانے کے زیرزمین ذرائع یعنی ڈرین لائن اور گٹر سسٹم کا رواج ہی نہ تھا اور اگر وہ سارے شہر کی شراب کو شہر سے باہر لے جا کر کہیں بہاتے، تو اس میں قدرے حرج اور مشقت تھی۔

② یہ کہ جو شراب بہائی گئی تھی وہ اتنی کثیر مقدار بھی نہیں تھی کہ وہ ساری نالیوں اور گلیوں کو لبالب بھر دیتی اور چلنے والوں کے لئے کوئی جگہ ہی نہ بچتی۔ سوائے اس کے کہ وہ شراب پر سے ہی گزرتے۔

③ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب شراب گلیوں میں بہائی گئی ہو وہ نالیوں اور گہری جگہوں سے ہوتی ہوئی (اس ریتلی و پتھریلی) زمین میں جذب ہوگئی اور کچھ سورج و ہوا کے اثر سے (بخارات بن کر) اڑ گئی اور اس کا اثر زائل ہو گیا اور کچی زمین تو ویسے بھی سورج کی دھوپ اور ہوا سے سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے۔ (۲۳)

④ شراب کا گلیوں میں بہایا جانا ایک بلیغ انداز کی تنبیہ اور زجر و توبیخ تھی تا کہ لوگ جن کے دلوں میں شراب رچی بسی ہوئی تھی وہ اسے گلیوں میں بہائی جاتی اور بہائی گئی دیکھیں تو خود بھی تعمیل ارشاد میں جلدی کریں اور جس کے پاس یہ موجود ہو وہ بھی سمجھ لے کہ اس سے کسی قسم کا انتفاع یا فائدہ اٹھانا جائز نہیں رہا اس طرح شراب کے حرام ہونے کا حکم ان کے دلوں میں خوب جاگزیں ہو جائے۔

(۲۲) قرطبی ۳/۶/۲۸۹، ۶/۱۲/۵۳، موقف الاسلام من الخمر، ص ۴۷، ۵۷

(۲۳) مجموع فتاوی ابن تیمیه ۲۱/۴۷۹، ۴۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر شخص جس نے یہ منظر دیکھا ہوگا وہ بعد میں آنے والوں کے لئے اسے نقل و بیان کرے گا اور اگر اسے شہر میں سے باہر لے جایا جاتا تو ممکن نہ تھا کہ کسی کو یہ وہم گزرتا کہ شاید اس سے پینے کے سوا دوسرا کوئی فائدہ نہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ شراب کے گلیوں میں بہائے جانے سے اس وہم کا استیصال کر دیا اور اس کی جڑیں ہی کاٹ دیں۔

⑤ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ اگر شراب نجس ہوتی تو اسے گلیوں میں بہانے سے اسی طرح روک دیا جاتا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے گلی بازار میں قضائے حاجت یا پیشاب و پاخانہ کرنے سے روک دیا تھا جبکہ گلی بازار میں پیشاب پاخانہ کرنا مروت و اخلاق انسانی کے ہی خلاف ہے اور اگر اس کی ہر کسی کو اجازت دے دی گئی ہوتی تو وہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا اور یہ لوگوں کے لئے تکلیف دہ اور ضرر رساں ہوتا کیونکہ گلی بازار لوگوں کی ضرورت کی جگہیں اور گزرگاہ ہوتی ہیں۔

دوسرا یہ کہ شراب تو بس صرف تحریم کا حکم نازل ہونے کے وقت ہی بہائی گئی تھی یہ نہیں کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں موقع بموقع بہائی گئی ہو یا اس کی ضرورت پیش آ سکتی ہو بخلاف قضائے حاجت کے (کیونکہ اس کا سلسلہ تو مستقل انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے)

⑥ ان کی مذکورہ دلیل بلکہ شبہ کا چھٹا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں جہاں شراب بہائی گئی تھی وہ راستے اور گزرگاہیں ہی تو تھیں کوئی نماز ادا کرنے کی جگہیں تو نہیں تھیں اور اگر

اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ

”جب تم میں سے کسی کے جوتے کو گندگی لگ جائے تو (بعد والی زمین یا راستے کی) مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔“ (۲۴)

(۲٤) ابو داؤد مع العون ۲/٤۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداوٗد، ابن حبان اور مستدرک حاکم میں ہے:

اِذَا وَطِئَ الْاَذٰی بِخُفَّیْهِ فَطُهُوْرُهُمَا التُّرَابُ

''اگر کسی کے موزوں پر کوئی گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کر دیتی ہے۔''(۲۵)

اس مفہوم کی تائید ابوداوٗد باب الصلوٰۃ فی النعل میں مذکور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔(۲۶)

ابوداوٗد میں بنی عبدالاشہل کی ایک صحابی عورت بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

اِنَّ لَنَا طَرِیْقًا اِلَی الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةٍ فَکَیْفَ نَفْعَلُ اِذَا تَطَهَّرْنَا ؟

''مسجد تک جانے کا ہمارا راستہ گندا ہے جب ہم وضو کر کے نکلیں تو کیا کریں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَوَلَیْسَ بَعْدَهَا طَرِیْقٌ اَطْیَبُ مِنْهَا؟

''کیا اس گندی جگہ کے بعد صاف ستھرا راستہ نہیں آتا؟''

یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ شراب کے گلیوں میں بہائے جانے کی شکل میں لوگوں کا اس سے بچنا مشکل ہے بلکہ لازم ہے کہ چلتے ہوئے ان کے پاؤں، جوتوں اور عورتوں کے پردے کے پلو یا چادر کے نچلے کونے کو لگے۔ تب بھی اس شراب کا طاہر و پاک ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر ایک جگہ سے وہ پاؤں، جوتے یا پلو کو لگے گا تو دوسری بعد میں آنے والی صاف جگہ اسے پاک کر دے گی۔

جیسا کہ ابوداوٗد، مصنف ابن ابی شیبہ، موطا امام مالک، مسند امام شافعی اور مسند

(۲۵) ابوداؤد ۲/۸؛

(۲۶) ابوداؤد مع العون ۲/۳۵۳، حدیث ۶۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد میں ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

اِنِّیْ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَ اَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ

''میں اپنی چادر کا نچلا پلو لمبا چھوڑتی ہوں اور گندی جگہوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے (لہٰذا میں کیا کروں)

اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

یُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ

''اس گندگی والی جگہ کے بعد والی صاف جگہ اسے پاک کر دے گی۔'' (۲۷)

ایسے ہی ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اس صحابیہ نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ

''گندگی والی جگہ سے اگر کچھ لگ گیا تو صاف جگہ سے وہ پاک ہو جائے گا۔'' (۲۸)

ترمذی و ابوداؤد میں اس معنی کی بعض روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں۔ (۲۹)

خلاصۂ کلام:

مجموعی تفصیلات کا خلاصہ یہ ہوا کہ شراب کا پینا حرام ہے اور اس کا چھونا باعث نجاست ہے کیونکہ وہ بذاتہٖ نجس و ناپاک ہے۔

(۲۷) ترمذی مع التحفة ۱/ ٤٣٧-٤٣٩، ابو داؤد مع العون ۲/ ٤٤

(۲۸) ابو داؤد مع العون ۲/ ٤٥-٤٦

(۲۹) ابو داؤد ۲/ ٤٨-٤٩، الترمذی مع التحفة ۱/ ٤٤٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج کی شرعی حیثیت

یہ بات تو دلائل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھی جا چکی ہے کہ شراب حرام بھی ہے اور پلید بھی۔ اب رہی یہ بات کہ آیا شراب کے ذریعے علاج کرنا یا شراب کو بطور علاج پینا بھی حرام و ناجائز ہے یا اس میں کوئی گنجائش ہے؟

اس سلسلہ میں حنفیہ، مالکیہ، حنابلہ اور ایک اعتبار سے شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ شراب سے علاج کرنا بھی حرام ہے اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مجموع الفتاوی میں مذکور ہے (۳۰) کہ جمہور اہل علم کی یہی رائے ہے کہ شراب سے علاج کرنا بھی حرام ہے۔

جبکہ بعض علماء اور ایک اعتبار سے شافعیہ کی رائے میں شراب سے علاج جائز ہے مگر وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ کسی مرض کا علاج اس کے بغیر کسی طرح بھی ممکن ہی نہ رہے۔ اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے بقول بعض مالکیہ بھی شدید ضرورت اور دوسرا کوئی چارہ نہ ہونے کی شکل میں جواز التداوی بالخمر کے قائل ہیں۔

جیسے کسی کے گلے میں لقمہ پھنس جائے اور پانی وغیرہ نہ ہو صرف شراب ہی میسر آئے جب کہ دراصل یہ حالت نہ بیماری کی ہے اور نہ ہی اسے علاج محض کہا جا سکتا ہے اور احناف کے نزدیک بوقت ضرورت شراب سے علاج مطلقاً جائز ہے۔ (۳۱)

اب آیئے جانبین کے دلائل دیکھیں اور پھر ان کا تجزیہ کریں۔

---

(۳۰) مجموع الفتاوی ۲۶۸/۲۴

(۳۱) فتح الباری شرح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۰/۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج
کے حرام ہونے کے دلائل

جمہور علماء نے شراب سے علاج کی حرمت کے جو دلائل دیئے ہیں ان میں سے بعض نقلی یعنی احادیث رسول ﷺ اور آثار صحابہ پر مبنی ہیں جبکہ انہی کی تائید عقلی دلائل سے بھی حاصل کی گئی ہے تو گویا جمہور کے نزدیک عقل و نقل اور بحث و نظر ہر اعتبار سے شراب کو بطور علاج پینا بھی حرام ہے اس سلسلہ میں آیئے پہلے نقلی دلائل یعنی احادیث رسول ﷺ اور آثار صحابہ کا مطالعہ کریں۔ چنانچہ:

پہلی دلیل:

صحیح بخاری میں تعلیقاً بالجزم اور طبرانی میں موصولا، اسی طرح صحیح ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد و بزار اور مسند ابی یعلی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفا اور مرفوعا مروی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

''اللہ تعالی نے تمہاری شفا ایسی چیز میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئی ہے۔ (۳۲)

دوسری دلیل:

اس کی تائید صحیح ابن حبان، بیہقی اور مسند ابی یعلی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے جس میں وہ بیان کرتی ہیں کہ میری ایک بیٹی کو کوئی تکلیف ہوگئی تو میں نے اس کے لئے کسی کوزے میں نبیذ کو ابالنا شروع کیا۔ اتنے میں نبی اکرم تشریف

---

(۳۲) بخاری مع الفتح ۱۰/۷۸-۷۹، نیل الاوطار امام شوکانی ۴/۸/۲۰۳، موقف الاسلام ۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے آئے جبکہ وہ ابھی ابل رہا تھا آپ ﷺ نے پوچھا ''یہ کیا ہے؟''
میں نے آپ ﷺ کو بتایا، تب آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

''اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء کسی ایسی چیز میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئی۔'' (۳۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن التین کے حوالے سے داؤدی کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ قول برحق ہے۔ کیونکہ:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا ضَرُوْرَةً وَ اَبَاحَ الْمَيْتَةَ وَ اَخْوَاتِهَا فِي الضُّرُوْرَةِ

''اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا اور کسی ضرورت و مجبوری کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا جبکہ مردار اور اس کے ساتھ ذکر کی گئی دوسری چیزوں کو اضطرار و مجبوری اور سخت ضرورت کے موقع پر مباح قرار دیا ہے۔'' (۳۴)

یہاں جو ضرورت و مجبوری کے وقت مردار اور دوسری چیزوں کے مباح قرار دیئے جانے کے الفاظ ہیں ان سے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۷۳ کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

---

(۳۳) فتح الباری ۱۰/ ۷۶، بلوغ المرام لابن حجر مع السبل ۲/ ۴/ ۳۶
(۳۴) السابق نفسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو یہ سب حرام کیا ہے ہاں جو شخص اضطراری حالت میں ہے (مجبور ہو کر) ان چیزوں میں سے کچھ کھا پی لے جبکہ وہ بغاوت اور ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' (۳۵)

یہی مفہوم بلکہ معمولی سے لفظی فرق کے ساتھ یہی آیت سورہ نحل میں بھی ہے۔ (۳۶)

سورہ مائدہ میں بھی یہی مضمون مذکور ہے۔ (۳۷)

داؤدی رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ قرآن کریم میں ان تینوں مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کہا ہے مگر سخت مجبوری واضطرار کی حالت میں بعض شرطوں کے ساتھ ان کے کھانے کی گنجائش بھی دے دی گئی اور شراب کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر کسی بھی شکل میں اسے پینے کی گنجائش نہیں دی لہٰذا علاج کے لئے اس کا پینا جائز نہیں۔ (۳۸)

تیسری دلیل:

شراب کو حرام قرار دینے والے جمہور علماء کی تیسری دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح مسلم، ابوداؤد، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ کی حدیث ہے جس میں حضرت طارق بن سعد جعفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

(۳۵) سورۃ البقرہ: ۷۳ (۳۶) سورۃ النحل: ۱۱۵

(۳۷) سورۃ المائدہ: ۳ (۳۸) فتح الباری ۱۰/ ۸۰ و ما بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّہٗ سَأَلَ النَّبِیَّ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا

''کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا، یا شراب تیار کرنے کو ناپسند فرمایا۔''

حضرت طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ

''میں اسے صرف علاج کی غرض سے بناتا ہوں۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّہٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَ لٰكِنَّہٗ دَاءٌ

''یہ شراب کوئی دوا نہیں ہے بلکہ یہ تو خود ایک بیماری ہے۔'' (۳۹)

جبکہ مسند امام احمد اور ابن ماجہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ:

اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا فَنَشْرَبُ مِنْهَا

''اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقہ میں انگور ہیں جنہیں ہم نچوڑتے ہیں اور پیتے ہیں۔'' (۴۰)

آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسا مت کرو۔'' تو انہوں نے عرض کیا کہ:

اِنَّا نَسْتَشْفِیْ لِلْمَرِيْضِ

(۳۹) مسلم مع النووی ۷/۱۳/۱۵۲ - غاية المرام في تخريج الحلال و الحرام علامه البانی ص ۵۸ - ۵۹، جامع الاصول ابن الاثیر ۸/۳۳۶، سلسلة الاحاديث الصحيحة علامه البانی ۱/۳۰۲

(۴۰) جامع الاصول ۸/۳۳۲ - منتقى الاخبار مع النيل ۴/۸/۳۰۳ - فتح الباری ۱۰/۲۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم ان سے بیمار کا علاج معالجہ کرتے ہیں۔''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ ذٰلِکَ لَیْسَ بِشِفَاءٍ وَ لٰکِنَّہٗ دَاءٌ

''انگور کی شراب صحت بخش نہیں بلکہ وہ تو خود ایک بیماری ہے۔''

سیاق حدیث اگرچہ بڑا واضح ہے مگر پھر بھی یہ بات ذہن نشین رہے کہ انگور سے تیار کردہ شراب مراد ہے اور ہر نشہ آور چیز کا حکم یہی ہے جو کہ موضوع بحث ہے۔

چوتھی دلیل:

جمہور کی چوتھی دلیل ابوداؤد وترمذی اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ا عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ

''نبی اکرم ﷺ نے ہر خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔''

جامع الاصول میں امام ابن اثیر نے تو اس حدیث کو ابوداؤد وترمذی کی طرف منسوب کیا ہے۔ جبکہ منتقی الاخبار میں المجد ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے مسلم ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد کی حدیث لکھا ہے اور ترمذی میں خبیث دوا سے مراد زہر لکھا ہے جبکہ نیل الاوطار میں امام شوکانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے خبیث دوا کی تفسیر زہر، حدیث کا لفظ نہیں بلکہ مدرج یعنی کسی راوی کی تشریح ہے۔ لہٰذا یہ تفسیر تو معتبر نہیں اور بلاشبہ حرام اور نجس چیز ہی خبیث ہے۔ (۴۱)

(٤١) نیل الاوطار ٢٠٤/٨/٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں دلیل:

اسی موقف کی تائید ابوداؤد وطبرانی کی ایک ضعیف روایت سے بھی ہوتی ہے جو کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءِ وَالدَّوَاءِ وَ جعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِفْتَدَاوُوْا وَ لَا تَدَاوُوْا بِالْحَرَامِ

''اللہ تعالیٰ نے بیماری اور اسی نے دوا بھی اتاری ہے لیکن ہر بیماری کی دوا بھی پیدا فرمائی ہے پس تم علاج ودوا کرو مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو۔'' (۴۲)

اس حدیث کی سند کو تو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (۴۳) لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اصل بات سابقہ صحیح احادیث سے ثابت ہے یہ تو محض تائید مزید کے لئے یہاں ذکر کر دی ہے۔

---

(۴۲) جامع الاصول ۳۲۱/۸

(۴۳) ضعفه الألباني في غاية المرام في تخريج احاديث الحلال و الحرام للقرضاوي، ص ۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج کی حرمت اور شارحین حدیث

① فتح الباری لابن حجر رحمہ اللہ:

صحیح بخاری کے ترجمۃ الباب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث یا اثر کے تحت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں شراب سے علاج کے بارے میں مختلف مذاہب کے دوران لکھتے ہیں:

''شراب سے علاج کرنا (مفید کیسے ہوسکتا ہے جبکہ) بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شراب میں جن منافع کا تذکرہ ہوا ہے وہ بھی صرف اس وقت تک تھے جبکہ اسے حرام قرار نہ دے دیا گیا اور جب یہ حرام قرار دے دی گئی تو اس سے وہ منافع سلب کر لیئے گئے جیسا کہ سابقہ حدیث سے پتہ چلتا ہے اور پھر یہ بات بھی اپنی جگہ بجا ہے کہ شراب کی حرمت یقینی ہے جبکہ اس کا دوا کے طور پر مفید ہونا غیر یقینی و مشکوک امر ہے بلکہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث (کے الفاظ، اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَ لٰكِنَّهُ دَاءٌ) کے اطلاق سے راجح بات یہی ہے کہ یہ دوا نہیں ہے۔''

آگے چل کر لکھتے ہیں:

''کتاب الطب کے آخر میں بعض امور کا ذکر آئے گا جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شراب سے علاج کرنا ناجائز ہے اور شراب سے علاج کے بارے میں صحیح مذہب (یعنی ممانعت) کی اس سے تائید ہوتی ہے۔'' (۴۴)

(٤٤) فتح الباری ۱۰/۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② شرح مسلم للنووی رحمہ اللہ

اور صحیح مسلم کی شرح میں حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ والی حدیث (اِنَّـــهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَ لٰكِنَّهُ دَاءٍ) کے تحت امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

''اس حدیث میں صراحت ہے کہ شراب دوا نہیں، لہٰذا اس سے علاج کرنا حرام ہے کیونکہ جب دوا ہی نہیں تو اس سے علاج کرنے والا گویا بلا سبب ہی اسے پی رہا ہے اور ہمارے اصحاب یعنی شافعیہ کے نزدیک یہی صحیح مذہب ہے کہ اس سے علاج کرنا حرام ہے ایسے ہی اسے پیاس بجھانے کے لئے پینا بھی حرام ہے ہاں اگر کسی کے گلے میں لقمہ پھنس جائے اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے وہ اس لقمے کو گلے سے نیچے اتار سکے سوائے شراب کے۔ تو ایسی حالت میں وہ اس کے گھونٹ سے لقمہ گلے سے نیچے اتار لے کہ ایسے میں تو یہ مقطوع بہ ہے بخلاف اس سے علاج کے یعنی اس سے علاج مقطوع بہ نہیں ہے۔'' (۴۵)

③ معالم السنن للخطابی:

معالم السنن شرح ابو داؤد میں حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ والی حدیث کے الفاظ لاَ وَ لٰـكِـنَّهَا دَاءٍ کے تحت امام خطابی رحمہ اللہ نے ائمہ وفقہاء کی آراء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

''اس حدیث میں شراب سے علاج کی ممانعت کا بیان ہے اور یہی اکثر فقہاء کا قول ہے البتہ بعض لوگوں نے اونٹوں کے پیشاب پر قیاس کرتے ہوئے شراب سے علاج کو جائز کہا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں امور میں فرق کیا ہے ان میں سے ایک کے ساتھ علاج کو ممنوع قرار دیا اور دوسرے سے مباح، اور نص جن دو چیزوں میں فرق کرے۔ انہیں ایک ہی حکم کے تحت

(۴۵) شرح النووی ۱۳/۷ : ۱۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع کر دینا جائز نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ شراب چونکہ پی جاتی تھی اور لوگ اس کے بڑے رسیا تھے اور جب یہ حرام کی گئی تو اس کا ترک کرنا قدرے مشکل تھا لہٰذا اسے ترک کرانے کے لئے اس پر سزا کا حکم ہوا اور اسے ہر اعتبار سے حرام قرار دے دیا وہ پیتا ہو یا علاج کرنا۔ تاکہ لوگ علاج معالجہ کے بہانے بھی اسے استعمال نہ کرنے لگیں اور اونٹوں کے پیشاب میں یہ بات ہی نہیں کیونکہ اسے تو لوگ از روئے طبیعت بھی پسند نہیں کرتے لہٰذا ان دونوں کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا غیر صحیح اور غیر مستقیم ہے۔" (۴۶)

④ عارضۃ الاحوذی لابن العربی رحمہ اللہ:

امام ابن العربی رحمہ اللہ ترمذی شریف کی شرح عارضۃ الاحوذی میں حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ﷺ کے الفاظ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ وَ لٰکِنَّھَا دَاءٌ ...... کے تحت لکھتے ہیں:

"اگر کوئی یہ کہے کہ علاج ایک ضرورت ہے اور ضرورت ممنوع اشیاء کو مباح کر دیتی ہے لہٰذا حرام چیز سے علاج کرنا (اس قاعدہ کی رو سے) مباح و روا ہوا تو ہم کہیں گے کہ علاج وہ ضرورت و مجبوری نہیں بلکہ ضرورت و مجبوری وہ ہے کہ جس کے بغیر بھوک سے موت کا خدشہ ہو بلکہ علاج اور معالجہ بنیادی طور پر واجب ہی نہیں تو (غیر واجب فعل کے لئے) حرام چیز کیسے مباح ہو جائے گی۔" (۴۷)

یہی موقف علمائے احناف میں سے ابن عابدین نے رد المختار حاشیہ درمختار میں بھی اختیار کیا ہے حتیٰ کہ وہ علاج کے واجب نہ ہونے کے بارے میں یہاں تک لکھتے ہیں:

(۴٦) بحوالہ عون المعبود مدنی ۱۰/۳۵٦

(۴۷) بحوالہ تحفة الاحوذی مدنی ٦/۲۰۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ ترک التَّدَامٰی وَمَاتَ لا یَاْثِمُ

''اگر کوئی شخص دوا دارو نہ کرے اور اسی کے نتیجہ میں مر جائے تب بھی گنہگار نہیں ہوگا۔(۴۸)

⑤ نیل الاوطار للشوکانی:

منتقی الاخبار کی شرح نیل الاوطار میں حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ والی حدیث کے تحت امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ شراب دوا نہیں ہے لہٰذا اس سے علاج کرنا بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا پینا حرام ہے اور یہی مسئلہ باقی تمام نجس و ناپاک اور حرام اشیاء کا بھی ہے اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔''(۴۹)

⑥ سبل السلام للامیر الصنعانی رحمہ اللہ

شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے احکام دین کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر مختصر کتاب ''بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام'' فقہی ابواب پر ترتیب دی تھی جس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس عربی کتاب کی شرح علامہ یمانی امیر صنعانی رحمہ اللہ نے سبل السلام کے نام سے لکھی جس میں مذکورہ موضوع سے متعلقہ احادیث میں سے ایک کے تحت لکھتے ہیں:

''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ شراب سے علاج حرام ہے کیونکہ (ارشاد نبوی کی رو سے) اس میں شفا نہیں ہے اور اونٹوں کے پیشاب پر قیاس کرتے

---

(٤٨) حوالہ سابقہ

(٤٩) نیل الاوطار ٨/٤ : ٢٠٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے شراب سے علاج کرنے کو جائز قرار دینا قیاس باطل ہے کیونکہ شراب نص حدیث کی رو سے حرام ہے۔"

آگے " النجم الوھاج" کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"شراب میں جن منافع کا ذکر کیا جاتا ہے وہ نزول قرآن تک ہی تھے اور شراب کی تحریم کے متعلق سورہ مائدہ کی آیت نازل ہوجانے کے بعد وہ اس سے سلب کر لئے گئے اب اس میں کوئی فائدہ باقی نہیں رہا لہذا اس سے علاج کا مسئلہ ہی ختم ہوگیا۔

یہ قول ربیع اور ضحاک رحمہما اللہ سے منقول ہے۔ جبکہ اس سلسلہ میں ثعلبی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث بھی بیان کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ سَلَبُھَا الْمُنَافِعَ

"جب اللہ تعالی نے شراب کو حرام کیا تو اس سے نفع سلب کرلیا۔"

اور زیادہ تر احادیث بتاتی ہیں کہ یہ تو خود بیماری ہے اس سے علاج حرام ہے۔(۵۰)

یہ صحاح وسنن کی شروح حدیث میں سے چھ شرحوں کے اقتباسات اور ان کا خلاصہ ہے۔

(۵۰) سبل السلام ۳۶/۴/۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج کی حرمت اور کبار محققین

① علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ:

علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ نے بھی شراب سے علاج کو حرام قرار دیا ہے۔(۵۱)

② حضرت محدث روپڑیؒ:

حضرت محدث وعلامہ حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ نے تنظیم اہل حدیث میں بھی شراب سے علاج کے عدم جواز کا ہی فتوی دیا تھا۔(۵۲)

③ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ:

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی بے نظیر کتاب "**زاد المعاد فی هدی خیر العباد**" میں طب نبوی کا ایک مستقل اور بڑا تفصیلی باب قائم کیا ہے جس میں "**فصل فی هدیه صلی الله علیه وسلم فی المنع عن التداوی بالمحرمات**" بھی ہے۔ جہاں علامہ موصوف نے شراب سے حرمت کے بارے میں واردشدہ احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

> "یہ شراب سے عقلاً اور شرعاً ہر دو اعتبار سے ہی قبیح و برا ہے۔ شرعاً اس لئے کہ جو احادیث ہم نے ذکر کی ہیں ان میں اس سے علاج کی ممانعت آئی ہے۔"(۵۳)

---

(۵۱) انظر الزواجر عن اقتراف الکبائر علامہ ابن حجر ہیثمی ۲/۱۵۸، طبع دارالمعرفۃ، بیروت

(۵۲) تنظیم اہل حدیث جلد ۲۲، شمارہ ٦ بحوالہ فتاوی علمائے حدیث مرتبہ مولانا علی محمد سعید، خانیوال ۱/۴۰-۴۱

(۵۳) زاد المعاد، علامہ ابن قیم بتحقیق الارناؤوط ۲/۳/۱۱۴-۱۱۵، طبع حکومت قطر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج کی حرمت اور عقلی دلائل

اولاً:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عقلاً بھی شراب سے علاج کئی وجوہات کی بناء پر حرام ہے:

❶ اس لئے کہ اللہ تعالی نے شراب کو اس کی خباثت کی وجہ سے حرام کیا ہے۔ اس امت پر کوئی بھی طیب و پاکیزہ چیز محض سزا کے طور پر حرام نہیں کی گئی جیسا کہ بنی اسرائیل پر اللہ نے ان کے ظلم کی وجہ سے بعض حلال چیزیں بھی حرام کردی تھیں۔ چنانچہ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے:

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

''یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر بعض وہ چیزیں بھی (بطور سزا) حرام کر دیں جو ان کے لئے حلال کی گئی تھیں۔'' (۵۴)

یہ یہودیوں کی نسبت ہے جبکہ اس امت اسلامیہ پر جو چیز حرام کی گئی ہے محض افرادِ اُمت کی حمایت وصیانت اور بہتری کے لئے حرام کی گئی ہے۔

لہٰذا یہ ہرگز مناسب نہیں ہے کہ کوئی شخص ان حرام کردہ اشیاء میں سے کسی کے استعمال سے حصول شفاء کی کوشش کرے۔ حرام چیز سے اگر چہ معمولی فائدہ ہو بھی جائے مگر اس حرام کے استعمال کی وجہ سے اس کے دل میں پہلی بیماری کی نسبت بہت ہی بڑی بیماری جنم لے لے گی تو گویا شراب سے علاج کرنے والا شخص جسم کی ہر بیماری کے ازالہ کے مقابلہ میں دل کی بیماری لگوا لینے کی طرف کوشاں ہوتا ہے۔

---

(۵۴) سورہ نساء: ۱۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ دوسرے یہ کہ شراب کو حرام قرار دیئے جانے کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ممکن طریقہ سے اس سے اجتناب کیا جائے اسے بطور دوا استعمال کرنے میں اس کی طرف ترغیب کا پہلو نکلتا ہے یہ بات شارع کے مقصود کی ضد یا مخالف ہے۔

❸ تیسرے یہ کہ صاحب شریعت کے ارشاد کی رُو سے یہ خود بیماری ہے لہٰذا اسے بطور دوا استعمال کرنا جائز نہ ہوا۔

❹ چوتھے یہ کہ شراب نوشی سے طبیعت وروح میں خباثت پیدا ہوتی ہے کیونکہ طبیعت دوا کی کیفیت سے واضح تاثر قبول کرتی ہے اور جب شراب کی طبیعت ہی خبیث ہے تو طبع انسانی اس سے خبث ہی اخذ کرے گی کیونکہ وہ بذاتہ خبیث چیز ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام خبیث اشیاء خوردونوش اور پوشش حرام کیے ہیں کہ نفس میں ان کا اثر و نفوذ نہ بڑھے۔

❺ پانچویں یہ کہ شراب سے علاج کو مباح قرار دینے میں خصوصاً جب کہ نفوس اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اسے شہوت ولذت کے لئے پینے کا دروازہ کھولنے والی بات ہے اور بالخصوص جب یہ بھی ذہن میں ہو کہ یہ اس کے لئے مفید، بیماری کو دُور کرنے والا اور صحت بخش ہے تو یہ امور اسے پینے والے کی محبوب چیز بنا دیں گے جب کہ شارع علیہ السلام نے ہر ممکن طریقہ سے اس کے دروازے بند کرنا چاہتے ہیں۔اور اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں کہ شراب نوشی کا دروازہ کھولنا اور اس کا دروازہ بند کرنا دو متضاد و متعارض فعل ہیں۔

آگے بقراط حکیم اور صاحب الکامل کے شراب کے مضرات کے بارے میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد بعض لطیف اسرار ورموز بھی ذکر کیے جن کی رو سے کسی صاحب عقیدہ مسلمان کا شراب سے علاج کرنا عقلاً وشرعاً حرام قرار دیا ہے۔(۵۵)

(۵۵) المتفصیل زاد المعاد، ۲/۳/۱۱۴، ۱۱۵ قدیم بدون تحقیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً:

تفسیر المنار میں علامہ محمد رشید رضا مصری نے مجلّہ المنار کی جلد سترہ میں سے اپنے ایک فتویٰ کو نقل کیا ہے اور اس پر قواعد شرعیہ کی روشنی میں مزید اضافہ اور اپنے استاد شیخ محمد عبدہٗ کا فتویٰ بھی نقل کیا ہے۔

اور گلے میں لقمہ پھنس جانے جیسی بعض استثنائی صورتوں سے قطع نظر جو عموماً معدے کی تقویت یا خون کے لئے بطور علاج شراب نوشی کی جاتی اور اطباء کی تجویز ہوتی ہے اسے عہد جہالت یا زمانہ قبل از اسلام کے لوگوں کا علاج قرار دیا ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمادیا ہے اور شراب کے بذاتہٖ بیماری ہونے پر اطباء کا اجماع ذکر کیا ہے۔(۵٦)

تفسیر المنار میں ہی انہوں نے مہلک سردی سے بچاؤ اور دل کے دورہ اور درد کے لئے شراب کی ایک قسم ''کونیاک'' کے بارے میں اطباء کی تجویز کو اضطراراً قبول کیا ہے جبکہ اطباء یہ بتادیں کہ اس کے سوا جانبری کی دوسری کوئی صورت ہی نہیں ہے۔(۵۷)

اور انہی سے نقل کرتے ہوئے سید سابق نے فقہ السنہ میں (۵۸) اور انہی کے حوالہ سے شیخ احمد بن حجر آل بوطامی نے یہ بات ذکر کی ہے۔(۵۹)

ثالثاً:

ڈاکٹر محمد علی البار نے طب جدید اور اپنے تجربات سے اپنی کتاب ''الخمر بین الطب و الفقه'' میں ثابت کیا ہے کہ شراب سے جسم میں گرمی کا جو احساس پیدا ہوتا ہے وہ ایک شعور کاذب ہے کیونکہ ایسی سردی میں شراب نوشی سم قاتل بھی ہوسکتی ہے کہ

---

(۵٦) تفسیر المنار، علامہ رشید رضا ۷/۸۸-۹۰ طبع دار المعرفہ، بیروت

(۵۷) حوالہ سابقہ

(۵۸) فقہ السنہ سید سابق ۲/۳۹۷-۴۰۰

(۵۹) الخمر و سائر المسکرات علامہ احمد بن حجر ال بوطامی قاضی شرعی، قطر، ص ۱۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی گرمی کے احساس میں مگن ہوتا ہے اور سردی کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے اور گرمی کا یہ احساس محض اس لئے ہوتا ہے کہ شراب جلد کے نیچے والی خون کی شریانوں کو کھول دیتی ہے جس سے آدمی کو گرمی کا احساس ہوتا ہے جبکہ وہ سردی کی وجہ سے جسم کی اصل گرمی بھی کھو بیٹھتا ہے۔ نیو ایئر اور برتھ ڈے کی پارٹیوں میں شراب نوشی کرکے یورپی اور امریکی ممالک کے لوگوں کا سڑکوں پر کھلے آسمان کے نیچے بے سدھ جا پڑنا اور نرم نرم گرمی کے احساس کے باوجود صبح تک موت کے منہ میں چلے جانا زندہ مثالیں ہیں۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر موصوف نے ابوداؤد کی ایک حدیث بھی ذکر کی ہے جس میں یمن کا ایک شخص سردی میں کام کے دوران شراب نوشی کی اجازت طلب کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ اسے منع فرما دیتے ہیں وہ کہتا ہے:

> ''لوگ اس سے باز نہیں آئیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو ان سے قتال کرو۔ تو گویا اس واقعہ کے باوجود چودہ سو سال بعد طب نے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی صداقت ثابت کردی ہے اور دل کے دورہ اور درد کے لئے ''کونیاک'' کے استعمال کی تجویز کو خطأ فاحش اور وہم قاتل قرار دیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ شراب دل کو غذا مہیا کرنیوالی شریانوں کو کھولتی نہیں بلکہ تنگ کرتی ہے اور دورہ یا درد کو کم نہیں کرسکتی۔'' (۶۰)

رابعاً:

ایسے ہی فتاوی ثنائیہ جلد۳ صفحہ۶۰۳ پر وکیل اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے اور فتاوی نذیریہ جلد دوم، صفحہ ۵۶۶، ۵۶۷ پر شمس العلماء علامہ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بھی شراب سے علاج کو حرام قرار دیا ہے۔ (۶۱)

---

(۶۰) الخمر بین الطب و الفقہ ص ۹، ۲۳، ۲۰

(۶۱) بحوالہ روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۸۷ء

و فتاوی ثنائیہ ۳/۶۰۳ و فتاوی نذیریہ ۲/۵۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائلین جواز کے دلائل

اور ان کا تجزیہ

شراب سے علاج کے حرام ہونے کے قائلین کے دلائل ذکر کیے جا چکے ہیں اور ان کے دلائل پر مبنی احادیث و آثار، اقوال ائمہ و فقہاء اور شارحین حدیث کی تصریحات کے پیش نظر جمہور اہل علم اور ائمہ مذکورین کا مسلک ہی صحیح تر معلوم ہوتا ہے کہ شراب سے علاج حرام ہے۔

اس معاملہ میں دوسری رائے رکھنے والے بعض علماء جو شراب سے علاج کے جواز کے قائل ہیں بشرطیکہ کسی بیماری کا دوسرا کوئی علاج ہی ممکن نہ ہو سوائے شراب کے خود ان کی اپنی آراء بھی باہم متفق نہیں ہیں۔ مثلاً

کسی کے نزدیک ایک اعتبار سے جائز ہے۔ اور وہ بھی مشروط، اور کسی کے نزدیک مطلقاً بلا شروط جائز ہے۔

شافعیہ:

شافعیہ کے نزدیک جو ایک اعتبار سے شراب سے علاج جائز ہے بشرطیکہ دوسری کسی چیز سے علاج ممکن ہی نہ رہے۔ اس شرط کو سامنے رکھتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے ان ارشادات کا بغور مطالعہ کیا جائے جن میں آپ ﷺ نے شراب کو بیماری قرار دیا ہے اور جن میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء حرام اشیاء میں نہیں رکھی ہے یا جن میں خبیث دوا سے علاج کرنے کو ممنوع کہا ہے اور جن میں حرام چیز سے علاج کرنے کو ناجائز فرمایا ہے تو خود اس شرط کی ہی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی اور یہ بات ہی ناممکنات میں سے ہو جاتی ہے کہ کوئی بیماری ایسی بھی ہوگی جس کی شراب کے سوا کوئی دوا ہی نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کی تائید صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

''کہ اللہ تعالی نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں فرمائی جس کی دوا نازل نہ فرمائی ہو۔'' (٦٢)

ایک طرف صحیح بخاری میں مذکور اس ارشاد گرامی کو رکھیں اور دوسری طرف صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد والا ارشاد گرامی رکھیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَ لٰكِنَّهُ دَاءٌ

''یہ شراب دوا نہیں بلکہ خود بیماری ہے۔'' (٦٣)

ان دونوں ارشادات کو روبرو رکھنے کے بعد کسی بھی مسلمان کے لئے اس بات کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں رہ جاتی کہ کوئی بیماری ایسی ہے ہی نہیں جس کا شراب کے سوا علاج نہ ہو۔ اور جو ڈاکٹر کسی مرض کے لئے شراب کو بطور دوا تجویز کرتا ہے وہ اپنے پیشے میں ناپختہ کار ہے اور اس کے ایمان میں کمزوری ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے ارشاد میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کیونکہ ایسے امور میں آپ ﷺ اپنی مرضی سے کچھ فرمایا ہی نہیں کرتے تھے جب تک کہ اللہ تعالی کی طرف سے بذریعہ وحی اشارہ نہ ملتا۔ سورہ نجم کی ابتدائی آیات میں ہی اللہ تعالی نے اس بات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

---

(٦٢) بحوالہ جامع الاصول ٨/٣٢٢

(٦٣) مسلم مع النووی ٧/١٣/١٥٢ – جامع الاصول ٨/٣٣٦ – سلسلہ احادیث الصحیحہ ١/٣٠٢ – غایۃ المرام ص ٥٨، ٥٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”آپ اپنی خواہش و مرضی سے نہیں بولتے بلکہ آپ کے فرمان کی بنیاد وحی ہوتی ہے۔“

امام خطابی رحمہ اللہ:

امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ شراب طبی طور پر ایک دوا ہے۔(٦٤)

① موصوف کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ خود واقع اور جدید طبی تحقیقات ان کے اس قول کو غلط ثابت کر رہی ہیں جیسا کہ متعدد ڈاکٹروں کی تحقیقات کا نچوڑ اس بات کو واضح کرتا ہے۔اور کچھ بھی نہ ہوتا تو صرف ارشادات نبوی ہی کافی تھے کہ شراب دوا نہیں بلکہ خود بیماری ہے۔اور طبی تحقیقات نے اس ارشاد کی تائید کر دی ہے۔

② دوسری شکل، گلے میں لقمہ پھنس جانے والی ہے تو اس کے بارے میں ہم فتح الباری شرح صحیح بخاری کے حوالہ سے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول ذکر کر چکے ہیں کہ یہ حالت دراصل بیماری شمار نہیں ہو سکتی نہ ہی لقمہ گلے سے نیچے اتارنے کو علاج محض قرار دیا جا سکتا ہے۔(٦٥)

اور جب یہ حالت نہ بیماری ہے نہ علاج محض تو پھر اس پر عام جسمانی بیماریوں کو قیاس ہی کیسے کیا جا سکتا ہے؟

③ تیسری شکل یا رائے میں شراب سے مطلقاً علاج کو جائز قرار دیا گیا ہے اور اس کے جو دلائل دیئے گئے ہیں ان کے بارے میں سب سے پہلی اور اہم ترین بات یہ ہے کہ کوئی نص صریح ان کی مؤید نہیں ہے نہ قرآن سے نہ سنت سے بلکہ وہ قیاسی دلائل ہیں اور قرآن و سنت کی نصوص کے مقابلہ میں قیاس کی حیثیت کیا ہوتی ہے۔اسے ایک عام مسلمان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

---

(٦٤) معالم السنن: امام خطابی ٥/٣٥٨، ٣٥٩.

(٦٥) فتح الباری ١٠/٨٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائلین جواز کی پہلی دلیل اور اس کا تجزیہ

پہلی دلیل:

پہلی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اللہ تعالی نے مردار کا گوشت، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو یہ سب حرام کی ہیں مگر اضطرار و مجبوری میں ان میں سے کچھ کھا لینے والے کو گناہ گار قرار نہیں دیا گیا۔ لہٰذا اس پر قیاس کرتے ہوئے شراب سے علاج جائز ہوا۔

جواب:

پہلی بات: اس دلیل کا جواب ہم ذکر کر چکے ہیں کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن التین کے حوالہ سے داؤدی کا قول نقل کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث میں مذکور بات کو اللہ تعالی نے کسی حرام چیز میں تمہاری شفا نہیں رکھی یہ بالکل برحق ہے کیونکہ اللہ تعالی نے مردار وغیرہ کو حرام کیا تو اضطرار کی حالت کی گنجائش دے دی مگر شراب کو حرام کیا تو کسی شکل کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ (٦٦)

دوسری بات: یہ کہ وہاں تو حالت یہ ہے کہ انسان کی زندگی موقوف ہی اس بات پر ہے کہ مردار وغیرہ کھائے ورنہ مر جائے گا اور ایسے میں زندگی بچانا واجب ہے۔

مگر یہاں معاملہ ہی دوسرا ہے علاج تو حلال اشیاء سے بھی واجب نہیں

(٦٦) فتح الباری ١٠/٨٠ و مابعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ درمختار کے حاشیہ وشرح ردالمختار میں ابن عابدین کے حوالے سے ذکر کیا جا چکا ہے اور جب مباح سے علاج بھی واجب نہیں تو حرام سے کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

تیسری بات: یہ کہ وہاں مردار وغیرہ کھانے سے مضطر کا زندہ بچ جانا ایک یقینی امر ہے جب کہ شراب سے علاج میں اس بات کی کوئی ضمانت ہرگز نہیں کہ اس سے بیمار ضرور ہی شفایاب ہوجائے گا اور اگر بالفرض بیمار کا شراب سے شفایاب ہوجانا یقینی بھی مان لیا جائے تب بھی صرف شراب ہی سے علاج کا جواز پیدا نہیں ہوتا جبکہ دوسرے طریقے بھی موجود ہیں مثلاً دم، دعا، صدقہ وخیرات اور طبی ومباح ادویات وغیرہ۔ ان کی موجودگی میں شراب کی طرف ہی کیوں لپکا جائے اور صریح نصوص کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیوں کیا جائے۔

حرام چیز سے علاج کی نسبت تو ترکِ علاج ہی اولیٰ ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کثیر حضرات ایسے بھی تھے جو علاج معالجہ کرایا ہی نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے تو مرض کو اختیار کر لیا تھا اس کے باوجود دیگر صحابہ میں سے کسی نے ان پر نکیر نہیں کی اگرچہ حلال ومباح ادویہ اور اشیاء سے علاج معالجہ مباح ومشروع ہے لیکن واجب تو نہیں۔ (٦٧)

---

(٦٧) موقف الاسلام من الخمر ص ٦٧-٦٨ و انظر ایضاً کلام الامام ابن العربی فی عارضۃ الاحوذی و قد مر نقلاً عن تحفۃ الاحوذی ٦/٢٠٢

وفتاوی ابن تیمیہ رحمہ اللہ ٢٤/٢٦٨-٢٦٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

مردار وغیرہ حرام اشیاء سے اضطرار کی حالت میں کچھ کھا کر جان بچانے کے جواز پر قیاس کرتے ہوئے شراب سے علاج کو جائز قرار دینے والوں کی اس دلیل کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے متعدد وجوہات کی بناء پر ضعیف قرار دیا ہے۔

اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنے فتاوی میں اس کا جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ قیاس بعض وجوہ کی بناء پر ضعیف ہے۔

پہلی وجہ : یہ کہ اضطراری حالت میں حرام کردہ اشیاء میں سے کچھ کھا کر جان بچانا مقصود ہوتا ہے جو یقیناً حاصل ہو جاتا ہے جبکہ شراب سے علاج میں شفاء یقینی امر نہیں ہے۔

دوسری وجہ : دوسری وجہ یہ کہ اضطراری حالت میں اس اضطرار کو زائل کرنے کا اس کے سوا کوئی طریقہ ہی نہیں ہو سکتا کہ محرمات میں سے کچھ کھا کر سانسیں جاری رکھنے کی چارہ سازی کی جائے جبکہ حصول شفاء کے کئی طریقے ہیں جیسے دم جھاڑ اور مباح اشیاء سے علاج وغیرہ۔

تیسری وجہ : یہ ہے کہ ائمہ کے ظاہر مذہب کی رو سے اضطراری حالت میں حرام اشیاء سے کچھ کھا کر سدرمق یعنی جان بچانا واجب ہے۔

اور بقول امام مسروق رحمہ اللہ:

مَنِ اضْطُرَّ اِلَی الْمَيْتَةِ فَلَمْ يَاْكُلْ حَتّٰى مَاتَ دَخَلَ النَّارَ

''جو شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے اور نہ کھائے حتی کہ مر جائے تو وہ شخص جہنمی ہو جائے گا۔''

جبکہ جمہور ائمہ کے نزدیک علاج معالجہ واجب ہی نہیں لہٰذا ایک واجب پر غیر واجب کو قیاس کرنا جائز نہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج یا ترک علاج میں سے افضل کیا ہے؟

علاج کرنے اور ترک علاج میں سے افضل کون سا امر ہے؟ اس سلسلہ میں بھی علماء دین کی آراء مختلف ہیں۔

جواز علاج کو مانتے ہوئے بعض علماء نے ترک علاج کو افضل قرار دیا ہے۔

پہلی دلیل:

دلیل کے طور پر ایک تو وہ صحیح حدیث پیش کی ہے جس میں ایک عورت نبی اکرم کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے مرگی کا مرض ہے میرے لئے دعا فرمائیں تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

وَ اِنْ اَحْبَبْتِ اَنْ تَصْبِرِیْ وَ لَکَ الْجَنَّۃُ وَ اِنْ اَحْبَبْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَشْفِیَکِ

''اگر تم چاہو تو صبر کرو اور جنت پاؤ اور اگر تم چاہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمہیں شفا دے دے۔''

تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں صبر کرتی ہوں، البتہ مرگی کے دورہ پڑ میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، صرف اس کی دعا فرمادیں کہ میں بے پردہ نہ ہونے پاؤں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمادی۔

دوسری دلیل:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ میں سے ایک خلق کثیر علاج معالجہ نہیں کروایا کرتی تھی بلکہ ان میں سے بعض نے مثلاً حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما نے علاج معالجہ کی بجائے مرض کو اختیار کیا اور صحابہ میں سے کسی نے ان پر نکیر نہیں کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل:

حضرت ایوب علیہ السلام کا مرض پر صبر کرنا اور اسباب ظاہری کو استعمال نہ کرنا بھی ہے۔

چوتھی دلیل:

سلف صالحین صحابہ میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی ہے کہ جب وہ بیمار ہوئے اور لوگوں نے کہا کہ ہم کسی طبیب کو بلائیں تو انہوں نے فرمایا:

''طبیب نے مجھے اس حالت میں دیکھا ہے۔'' لوگوں نے پوچھا :

''اس نے کیا کہا ہے؟'' تو فرمایا ''اس نے کہا ہے:

اِنِّیْ فَعَالٌ لِّمَا یُرِیْدُ

''میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔''

طبیب سے مراد اُن کی اللہ تعالیٰ کی ذات تھی۔

ایسے ہی اہل کوفہ کے انتہائی پرہیز گار شخص حضرت ربیع بن خیثم خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور دیگر بے شمار لوگوں کی مثالیں بھی ہیں۔

غرض! شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے علاج معالجہ کے واجب نہ ہونے اور محرمات میں سے کچھ کھا کر جان بچانے کے واجب ہونے کی چھ دلیلیں دے کر قائلین جواز التداوی بالخمر کا رد کیا ہے اور ان کی دلیل کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (٦٨)

مزید لکھا ہے کہ وہ طبیب یا ڈاکٹر جو یہ کہے کہ فلاں مرض صرف فلاں دوا سے ہی

---

(٦٨) للتفصیل مجموع فتاوی ابن تیمیۃ ٢١/٥٦٢، ٥٦٦، ٢٤/٢٦٦، ٢٧٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

شیخ موصوف فرماتے ہیں:

''ایسا کہنے والا شخص جاہل و نادان ہے اور ایسی بات کوئی صرف طب کو جاننے والا بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جاننے والا شخص ایسی بات کہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو شخص خبیث و حرام اشیاء سے شفایاب ہو جائے تو یہ بات اس چیز کی دلیل ہے کہ اس شخص کے دل میں مرض ہے اور دل میں مرض ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہے، کیونکہ امت مصطفیٰ ﷺ کے کامل مومنوں میں سے ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی شفاء شراب میں نہ رکھتا۔'' (٦٩)

شیخ الاسلام موصوف سے اس موضوع سے ملتا جلتا ایک سوال یہ بھی کیا گیا کہ ایک شخص بیمار ہے جسے ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر یا کتے کے گوشت کے سوا تیرا کوئی علاج نہیں ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

''کہ (نبی اکرم ﷺ) ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔''

اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ أُمَّتِيْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْهَا

''کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفاء کسی ایسی چیز میں نہیں رکھی جو کہ ان پر

(٦٩) مجموع فتاوی ابن تیمیه ٢٤/٢٧٤، ٢٧٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کی گئی ہے۔"

تو کیا اس کے باوجود وہ بیمار، خنزیر یا کتے کے گوشت سے علاج کر سکتا ہے؟

اس کا جواب موصوف نے بالتفصیل دیا ہے اور اسے ممنوع قرار دیتے وقت کافی دلائل بھی ذکر کیے ہیں جو مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۲۴ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔(۷۰)

ایسے ہی اُن سے خنزیر کی چربی سے علاج کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر اس کی چربی کھانے سے علاج کیا جاتا ہو تو یہ جائز نہیں ہاں اگر جسم کے کسی حصہ کے اوپر چربی ملنے سے وہ علاج تعلق رکھتا ہو جسے بعد میں دھویا جا سکتا ہو تو یہ نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں نجاست سے چھو جانے کے جواز پر مبنی ہے۔اس میں نزع اگرچہ معروف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور اس پر ہاتھ سے استنجاء کرنے جیسے امور سے دلیل لی ہے۔(۷۱)

(۷۰) ایضاً ۲۴/۲۷۱ تا ۲۷۶

(۷۱) مجموع الفتاوی ۲۴/۲۷۰-۲۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائلین جواز کی دوسری دلیل اور اُس کا تجزیہ

دوسری دلیل:

شراب سے علاج کے جواز کی رائے رکھنے والوں کی طرف سے دی جانے والی دوسری دلیل یہ ہے کہ صحاح وسنن میں ایک حدیث ہے جس میں مذکور ہے:

''قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے اور آب وہوا راس نہ آنے کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ باہر صحرا میں جہاں ہمارے اونٹ چر رہے ہیں وہاں جاؤ اور ان کا پیشاب اور دودھ پیو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور وہ صحت مند ہو گئے تو مرتد ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مقرر کردہ اونٹوں کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔''

اس حدیث سے اونٹوں کے پیشاب پر قیاس کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ شراب سے علاج کرنا جائز ہے۔

جواب:

جمہور کے نزدیک یہ قیاس صحیح نہیں ہے جب کہ اونٹوں کے پیشاب اور شراب میں کوئی مناسبت ہی نہیں جس کی تفصیل ہم بعد میں ذکر کرتے ہیں لیکن پہلے امام بیہقی رحمہ اللہ کی طرف سے اس اونٹوں کے پیشاب والی حدیث نجس و ناپاک اور حرام خبیث دواؤں سے علاج کی ممانعت والی احادیث میں جمع و تطبیق کی کوشش کا جائزہ لیتے ہیں۔

موصوف فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خبیث وحرام اشیاء سے علاج کی ممانعت والی احادیث اگر صحیح ثابت ہو جائیں تو انہیں نشہ آور اشیاء سے علاج کی ممانعت اور بلا ضرورت حرام اشیاء سے علاج کی ممانعت پر محمول کیا جائے گا تا کہ ان حدیثوں اور اونٹ کے پیشاب والی حدیث میں جمع وتطبیق پیدا کی جاسکے۔(۷۲)

یہ امام بیہقی رحمہ اللہ کا قول نہیں بلکہ تسامح ہے کیونکہ خبیث وحرام اشیاء سے علاج کی ممانعت والی احادیث اور بطور دوا اونٹوں کے پیشاب والی حدیث میں کوئی تعارض وتضاد ہے ہی نہیں، کہ اسے رفع کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ شراب وغیرہ اور اونٹوں کے پیشاب میں باہم کوئی مناسبت ہی نہیں۔

آب آیئے دیکھیں کہ ان میں باہم مناسبت کیوں نہیں؟ اس سوال کی اہل علم نے متعدد جوابات دیئے ہیں۔

امام خطابی رحمہ اللہ:

اس سلسلہ میں امام خطابی رحمہ اللہ ابوداود کی شرح معالم السنن میں لکھتے ہیں:

''اس قائل (یعنی امام بیہقی رحمہ اللہ) نے جن دو چیزوں کو جمع کر دیا ہے انہیں نبی اکرم ﷺ نے الگ الگ بیان کیا ہے۔''

''چنانچہ ان میں سے ایک یعنی شراب سے علاج کو ممنوع قرار دیا ہے اور دوسری یعنی اونٹوں کے پیشاب سے علاج کو مباح کیا ہے اور جن دو چیزوں کو نص صریح الگ الگ قرار دے، ان دونوں باتوں کو ایک حکم کے تحت جمع کرنا ناجائز ہے۔''(۷۳)

اور شراب چونکہ پی جاتی تھی بلکہ لوگ اس کے رسیا تھے۔ ان سے یہ ترک کرانے کے لئے اس پر سزا کا حکم ہوا پھر اس کی حرمت کو سخت کرنے کے لئے اس

(۷۲) بحوالہ عون المعبود ۱۰/ ۳۵۱ - ۳۵۲ مدنی

(۷۳) معالم السنن ۵/ ۳۵۸ طبع دار المعرفہ، بیروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علاج بھی ممنوع قرار دے دیا۔ تاکہ کوئی ضعیف الارادہ شخص علاج معالجہ کے بہانے بھی اسے نہ پی سکے۔ جبکہ اونٹوں کے پیشاب میں یہ پہلو پایا ہی نہیں جاتا بلکہ نصوص انسانیہ اسے پسند ہی نہیں کرتے، لہٰذا اونٹوں کے پیشاب پر شراب کو قیاس کرنا غیر صحیح وغیر مستقیم ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

مذکورہ دونوں چیزوں میں باہم مناسبت نہ ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اونٹوں کے پیشاب، اسی طرح حلال جانوروں یعنی جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور دودھ پیا جاتا ہے ان کے بول و براز کے نجس و ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ اس کے برعکس اونٹوں کے پیشاب والی حدیث اور بعض دیگر احادیث کی رو سے اسے غیر نجس قرار دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں:

''میں صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی صحابی کے بارے میں نہیں جانتا کہ اس نے جانوروں کے بول و براز کو نجس قرار دیا ہو بلکہ وہ سب ان کے طاہر ہونے کے قائل تھے سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے۔ ان سے ایک روایت میں اونٹنی کا پیشاب لگ جائے تو اسے دھونے کی رائے ملتی ہے مگر وہاں انہوں نے بھی نجاست کی صراحت نہیں کی بلکہ ممکن ہے کہ انہوں نے محض نظافت کے لئے دھونے کو بہتر سمجھا ہو، جیسا کہ تھوک اور رینٹ وغیرہ لگنے سے دھویا جاتا ہے۔

اور دوسرے صحابی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کا حلال جانوروں کے باندھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا ثابت ہے، جبکہ وہاں ان کا بول و براز بھی تھا اور پاس ہی خالی صحراء بھی موجود تھا۔ اس کی طرف اور اپنی نماز والی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰهُنَا وَ هٰهُنَا سَوَاءٌ

''یہاں اور وہاں ایک ہی بات ہے۔''

صحابہ کرام ﷺ کی طرح ہی عام تابعین رحمہم اللہ بھی طہارت کے قائل تھے اور شیخ الاسلام نے ابو طالب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''سلف صالحین انہیں نجس نہیں سمجھتے تھے اور نہ اس سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔''

امام المنذر نے کہا ہے:

''اجماع و اختلاف نقل کرنے میں اکثر متاخرین علماء کا اسی پر اعتماد ہے۔''

ایک جگہ شیخ الاسلام لکھتے ہیں:

''صحیح احادیث و آثار کے مقابلہ میں یہ قیاس، قیاس فاسد ہے اور جن دو چیزوں کو سنت نے الگ الگ رکھا ہے انہیں ایک ہی حکم کے تحت جمع کر دینا تو ایسے ہی ہے جیسے کہ بعض لوگوں نے کہا تھا:

اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبَا

''تجارت (کا لین دین) بھی سود کی طرح ہی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

اور ایسے ہی سنت نے ایک چیز کو طاہر اور دوسری کو نجس قرار دیا ہے (تو پھر ایک کو دوسرے پر قیاس کیسے کیا جا سکتا ہے؟) (۷۴)

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ علامہ ابن ارسلان نے شرح السنن میں جو کہا ہے کہ مذہب شافعی کے فقہاء کے صحیح قول کی رو سے صرف نشہ آور اشیاء کو چھوڑ کر ہر طرح کی نجاست سے علاج جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کا پیشاب بطور

---

(۷٤) للتفصیل مجموع الفتاوی ۲۱/۵٤۲، ۵۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج پینے کا حکم فرمایا تھا اور جس حدیث میں ممانعت وارد ہوئی ہے، اسے بلاضرورت علاج پر محمول کیا جائے گا۔ یعنی ان سے علاج اس وقت منع ہے جبکہ اس کے قائم مقام طاہر چیز موجود ہو۔(۷۵)

امام شوکانی رحمہ اللہ:

علامہ ابن ارسلان رحمہ اللہ کی اس جمع وتطبیق یا توجیہہ اور تاویل کو مجتہد مطلق امام شوکانی رحمہ اللہ نے تعسف یعنی راہ صواب سے ہٹی ہوئی رائے قرار دیا ہے اور آگے لکھتے ہیں:

''اول تو اونٹوں کے پیشاب کو حرام ونجس ہی نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر بالفرض اسے حرام ونجس تسلیم کر بھی لیا جائے تو ایک عام حکم اور ایک خاص حکم کے مابین جمع وتطبیق واجب ہے کہ حرام اشیاء سے علاج کے حرام ہونے کا حکم عام ہے اور اونٹوں کے پیشاب سے علاج کی اجازت خاص ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ ہر حرام ونجس چیز سے علاج کرنا حرام ہے سوائے اونٹوں کے پیشاب کے۔ اور یہی اصولی قانون ہے کہ نجس وحرام اشیاء سے علاج کے حرام ہونے کے عام حکم کو مستثنیٰ مانا جائے نہ کہ ایک جائز چیز پر ناجائز کو قیاس کیا جائے۔(۷۶)

خلاصہ کلام:

خلاصہ یہ ہوا کہ قرآن وسنت، آثارِ صحابہؓ وتابعین، کثیر ائمہ وفقہاء اور محدثین کے اقوال کی رو سے شراب سے علاج کرنا یا شراب کو بطور علاج استعمال کرنا ناجائز وحرام ہے۔

---

(۷۵) بحوالہ عون المعبود ۳۵۲/۱۰

(۷۶) نیل الاوطار ۲۰۵/۸/٤ و کذالك فی عون المعبود ۳۵۲/۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب سے علاج کی سزا

معروف محدث و محقق اور ناقد و مورخ علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''الکبائر'' میں شراب نوشی کرنے اور بطور علاج شراب پینے کی مذمت کے لئے قرآن وسنت کے دلائل کے علاوہ متعدد عبرت آموز حکایات بھی ذکر کی ہیں جن میں سے صرف ایک واقعہ یہاں نقل کر رہے ہیں کہ شاید کسی کے لئے یہی عبرت کا سامان بن جائے۔

ع کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

عبرت آموز حکایت

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''وہ اپنے کسی شاگرد کے پاس پہنچے جبکہ وہ جان کنی کے عالم میں تھا انہوں نے اسے کلمہ شہادت کی تلقین کی مگر اس کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہو رہا تھا انہوں نے بار بار کلمہ دھرایا مگر اس نے بالآخر یہی کہا کہ میں نہیں کہوں گا، میں اس سے بری ہوں اور پھر وہ مر گیا۔ حضرت فضیل رحمہ اللہ وہاں سے روتے ہوئے نکل گئے۔ پھر ایک مدت گزرنے کے بعد انہوں نے خواب میں اپنے اس شاگرد کو دیکھا کہ اسے گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔'' تو انہوں نے کہا ''ارے مسکین شخص تجھ سے معرفت کیسے چھن گئی؟'' تو اس نے کہا ''اے میرے استاد محترم! مجھے ایک مرض تھا میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے مجھے کہا کہ تم سال میں صرف ایک مرتبہ ایک پیالہ شراب پی لیا کرو، ورنہ یہ مرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جائے گا ،لہٰذا میں ہر سال ایک پیالہ شراب پیتا تھا اور جو اس غرض کے سوا ہی پیتے رہتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔"(۷۷)

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلاَءٍ

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کے اقوال:

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ سے کسی بواسیر والے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا کہ کسی طبیب نے اسے لذت کے لئے نہیں بلکہ محض دوا کے طور پر نبیذ (جو شدت اختیار کر کے نشہ آور ہو چکا ہو) پینے کا کہا تو انہوں نے فرمایا:

لاَ ، وَلاَ جُرْعَةً

"نہیں۔ایک گھونٹ بھی نہیں!"

ان سے کہا گیا" کیوں؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

لاَنَّهُ حَرَامٌ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَهُ شِفَاءً

"کیونکہ وہ حرام ہے اور اللہ نے کسی حرام چیز میں شفا نہیں رکھی اور نہ اسے دوا بنایا ہے۔"

ڈاکٹر محمد علی البار لکھتے ہیں:

"پرانے زمانہ میں اطباء کا خیال تھا کہ شراب بواسیر کا علاج ہے اور اس وقت تک ماہرین طب کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ شراب تو خود بواسیر کا سبب بنتی ہے۔"

آگے انہوں نے اس کی تفصیل بھی ذکر کی ہے۔

(۷۷) الکبائر للذھبی ۹۳-۹۴ بتحقیق محمد عبدالرزاق حمزہ مدرس حرم مکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ ہی کو کسی نے کہا:

''مجھے کوئی درد ہے اور میں کسی طبیب کے کہنے پر اسی غرض سے نبیذ پی رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ تم پانی کیوں نہیں پیتے، جس سے اللہ تعالی نے ہر چیز کو زندگی بخشی ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے وہ موافق نہیں۔ آپ نے کہا: تو پھر تم شہد کیوں نہیں کھاتے، جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اس آدمی نے کہا: وہ مجھے ملتا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر تم دودھ کیوں نہیں پیتے؟ جس سے تیرا گوشت پوست اور ہڈیاں بنیں۔ اس نے کہا: وہ بھی میرے موافق نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: تو چاہتا ہے کہ میں تجھے شراب پینے کی اجازت دے دوں، نہیں! اللہ کی قسم میں تجھے ہرگز اس کی اجازت نہیں دوں گا۔''

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ ہی سے کسی نے ایسی دوا کے استعمال اور اس سے علاج معالجہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

مَا اَحْبَبْتُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهِ وَ لَا اَشَمَّهُ فَكَيْفَ اَتَدَاوىٰ بِهِ؟ (۷۸)

''میں تو اس کی طرف دیکھنا اور سونگھنا بھی پسند نہیں کرتا تو میں اس سے علاج معالجہ کیسے کروں؟

---

(۷۸) نقلاً عن کتاب: الخمر بین الطب والفقه ڈاکٹر محمد علی البار ص ۳۰-۳۱ طبع دار الشروق، جدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

١ القرآن الکریم

٢ الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) طبع مصر

٣ صحیح بخاری

٤ صحیح مسلم

٥ سنن ابو داؤد

٦ جامع ترمذی

٧ سنن نسائی

٨ سنن ابن ماجه

٩ مسند احمد

١٠ منتقی الا خبار ،مجد ابن تیمیه

١١ موقف الا سلام من الخمر ، ڈاکٹر صالح المنصور

١٢ عون المعبود شرح سنن ابو داؤد ، شمس الحق عظیم آبادی

١٣ تاریخ ابن عساکر ، طبع روضة الشام ١٣٣٢ھ

١٤ الدلائل الواضحات للتجویری

١٥ مجموع الفتاویٰ ، طبع مصر

١٦ اضواء البیان فی ایضاح القرآن ، علامه محمد امین الشنقیطی

١٧ جامع العلوم الحکم ، ابن رجب

١٨ تمام المنه للالبانی ، طبع دار الرایه ، الریاض

١٩ سنن ابی داؤد سع عون المعبود

٢٠ جامع ترمذی مع التحفة الا حوذی

٢١ فتح الباری شرح صحیح بخاری ، ابن حجر عسقلانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٢ نیل الاوطار ، للشوکانی

٢٣. بلوغ المرام مع السبل السلام ، ابن حجر عسقلانی

٢٤. صحیح مسلم مع النووی

٢٥. غاية المرام فی تخریج الحلال و الحرام ، للالبانی

٢٦ جامع الاصول ، ابن اثیر

٢٧. سلسلة الاحادیث الصحیحه ،للالبانی

٢٨. سلسلة الاحادیث الضعیفه والموضوعه ، لالبانی

٢٩. الزواجر عن اقتراف الکبائر ، ابن حجر ہیثمی ، طبع دار المعرفه بیروت

٣٠. فتاویٰ علمائے حدیث ، علی محمد سعیدی

٣١. زاد المعاد ، ابن قیم بتحقیق الارناؤوط ، طبع حکومت قطر

٣٢ تفسیر المنار ، علامه رشید رضا، طبع دار المعرفه بیروت

٣٣. الخمر بین الطب والفقه ، ڈاکٹر محمد علی البار ، طبع دارالشروق جده

٣٤ فتاویٰ ثنائیه ، شیخ الاسلام مولانا ثناء الله امر تسری

٣٥ فتاویٰ نذیریه . علامه نذیر حسین محدث دہلوی

٣٦. معالم السنن ، امام خطابی ، طبع دار المعرفه بیروت

٣٧ مجموع فتاویٰ ، ابن تیمیه

٣٨ الکبائر للذہبی ، بتحقیق عبد الرزاق حمزه مدرس حرم مکی

٣٩. پندره روزه "صحیفه اہلحدیث" کراچی ستمبر ١٩٨٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ
الخبر (سعودی عرب)

کی چند علمی و تحقیقی مطبوعہ کتب

1. آئینہ نبوت (سیرت نبی ﷺ پر ایک اچھوتے انداز میں)
2. رمضان المبارک (روحانی تربیت کا مہینہ)
3. کشف الشبہات (توحید)
4. تمباکو نوشی
5. مناسک الحج والعمرہ
6. درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
7. خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو، انگلش)
8. انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
9. دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
10. وجوب عمل بالسنہ اور کفر منکر
11. روزہ داروں کیلئے چند ضروری نصیحتیں
12. تین اہم اصول دین
13. قبولیت عمل کی شرائط
14. مسنون ذکر الٰہی (مفصل)
15. سیرت امام الانبیاء ﷺ
16. شراب اور دیگر منشیات
17. سوئے حرم (حج وعمرہ)
18. فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)
19. فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)
20. جہاد اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21 سود و رشوت

22 مذمت زنا کاری و فحاشی

23 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول

24 طریق الامان عن عمل الشیطان (مذمت لواطت واغلام بازی)

25 انسدادِ زنا کاری کیلئے اسلام کی حفاظتی تدابیر

26 آمین ۔ معنی ومفہوم ۔ مقتدی کیلئے حکم

27 درود شریف ۔ فضائل واحکام

28 ظہورِ امام مہدی

29 مسائل قربانی وعیدین

30 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وتر وتہجد

31 فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورت جہاد

32 اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی

33 انسانی جان کی قدر وقیمت اور فلسفۂ جہاد

34 دخول جنت کے تیس اسباب

35 زیارت مدینہ منورہ (آداب واحکام)

36 مختصر مسائل واحکام طہارت ونماز

37 جشن میلادِ مصطفیٰ ﷺ یوم وفات پر؟

38 رکوع میں ملنے والے کی رکعت

39 مختصر احکام ومسائل رمضان وروزہ

40 نماز وروزہ کی نیت

41 رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت

42 مساجد ومقابر اور مقامات نماز

43 جمعۃ المبارک (فضائل ومسائل)

44 مباحات ومکروہات ومفسداتِ نماز

45 نماز کیلئے مرد وزن کا لباس

46 وجوبِ نقاب وحجاب

47 معنوعی اعضاء کی صورت میں احکام غسل ووضو

48 حج وعمرہ (شارجہ ٹی وی)

49 شراب سے علاج کی شرعی حیثیت

50 شراب کی حرمت ومذمت

رابطہ غلام مصطفیٰ فاروق مدیر

مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ (پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف سپاس و تشکر

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ہمارے ساتھ

جماعة مسجد الامام ابو حنيفه

قاعدة الملك عبدالعزيز الجوية ، الظهران

(ظہران ائیربیس، سعودی عرب)

نے تعاون کیا ہے

فجزاهم الله خيرا في الدنيا والآخرة

لہٰذا ہم اسے تجارتی وکاروباری نقطہ نظر سے نہیں

بلکہ محض دعوتی وتبلیغی انداز سے

آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ابو عدنان محمد منیر قمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

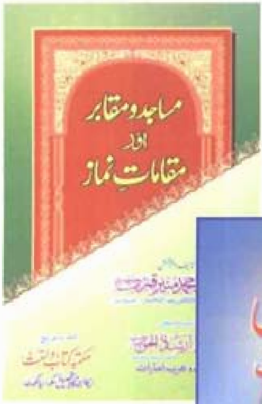

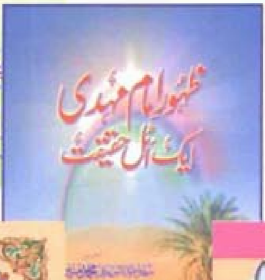

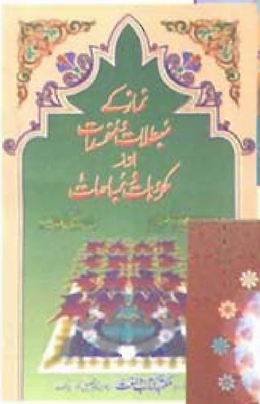

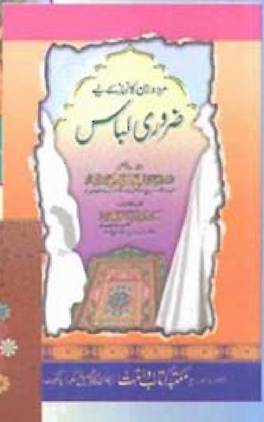

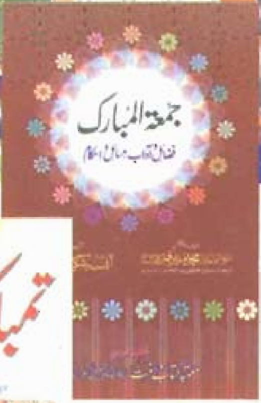

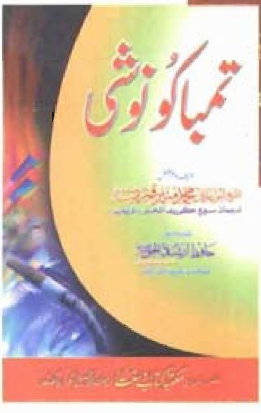

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

کی چند علمی و تحقیقی

تالیفات و تراجم

نشر و توزیع :

مکتبہ کتاب و سنت

ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ (سیالکوٹ)